

ہمارے خُداوند کا پُر جلال سوال

نمبر 3507

ایک خطبہ

شائع ہوا جمعرات، 13 اپریل 1916 کو

بیان کیا گیا از سی۔ ایچ۔ اسپرژن

دی میٹروپولیٹن ٹیبر نیگل، نیونگٹن میں

خُداوند کے دن کی شام، 7 اپریل 1872 کو

”ایلی، ایلی، لما شیعنتی؟“ یعنی، ”اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“
متی 27:46 —

اگر ہم میں سے کوئی ایک، جو خُداوند یسوع مسیح سے محبت رکھتے ہیں، اُس صلیب کے قریب ہوتا جہاں اُس نے یہ الفاظ ادا کیے، تو یقیناً ہمارا دل غم سے پھٹ پڑتا، اور ایک بات یقینی ہے—ہم اُس دم توڑتی صدا کے آہنگ کو تاحیات اپنے دل میں محفوظ رکھتے۔

کوئی شک نہیں کہ وہ کلمات اکثر ہمیں یاد آتے، گھنی تاریکی کو چیرتے ہوئے، واضح اور تیز گونجتے۔ ہم نہ صرف اُن کے لہجے کو یاد رکھتے بلکہ یہ بھی کہ کس لفظ پر زور دیا گیا۔ اور بے شک، ہم اُن الفاظ کو اپنے دل و دماغ میں بار بار دہراتے۔

لیکن ایک بات ہے جو، میرا خیال ہے، ہم کبھی نہ کرتے اگر ہم نے یہ صدا سنی ہوئی—اور اس لیے میں بھی ایسا نہیں کرنے جا رہا—ہم کبھی بھی اُسے منادی کا متن نہ بناتے۔ وہ یاد بہت زیادہ پردرد ہوتی کہ اُسے وعظ کے لیے استعمال کیا جائے۔ نہیں، ہم ”کہتے“، ”اتنا کافی ہے کہ ہم نے یہ سنا۔

کامل طور پر اُسے کون سمجھ سکتا ہے؟ اور اُسے واضح کرنا، جب کہ کچھ نہ کچھ فہم لازمی ہو، یقیناً بے فائدہ کوشش ہوتی۔

ہم اُن الفاظ کو الگ رکھتے، انہیں اتنا مقدس اور جلالی جانتے کہ صرف خاموش مراقبہ اور ادب سے لبریز پرسنش کے لیے مناسب سمجھتے۔

جب میں نے یہ الفاظ دوبارہ پڑھے، جیسے کہ میں نے بار بار پڑھے ہیں، تو انہوں نے گویا مجھ سے کہا، ”تو ہم سے منادی نہیں کر سکتا“

اور اُسی وقت میں نے وہی محسوس کیا جو موسیٰ نے جھاڑ کے جلتے ہوئے نظارے کے وقت کیا تھا، جب اُس نے اپنے پاؤں سے جوتی اتاری، کیونکہ وہ جگہ مقدس زمین تھی۔

اے محبوبو، ایک اور وجہ ہے کہ ہم اِس متن سے منادی کرنے کی جرأت نہ کریں—یہ شاید ہمارے نجات دہندہ کی تکلیفوں کی انتہائی گہرائی کی صدا ہے۔

ہم اُس کے ساتھ رنج کے سمندر میں کسی حد تک اُتر سکتے ہیں،
لیکن جب وہ اُس مقام پر پہنچتا ہے جہاں خُدا کے سب امواج اور لہریں اُس پر آتی ہیں،
تو وہاں ہم اُس کے ساتھ نہیں جا سکتے۔

ہم اُس کے پیالے سے ضرور پی سکتے ہیں، اور اُس کی ہیئتسمہ میں شریک ہو سکتے ہیں،
لیکن کبھی اُس درجہ تک نہیں جس درجے تک وہ گیا،
لہذا جہاں ہماری رفاقت اُس کے ساتھ ہمیں مکمل طور پر نہیں لے جا سکتی
—ہم جرأت نہیں کریں گے—نہ اُس حد سے آگے جہاں اُس کے ساتھ ہماری رفاقت ہمیں راستی سے لے جا سکے،
کہیں ہم محض قیاس آرائی سے گمراہ نہ ہو جائیں
”اور“ ایسی باتوں سے مشورہ تاریک نہ کریں جن کی ہمیں سوجھ بوجھ نہیں۔

—پھر، ایک اور بات دل پر شدت سے اُبھر آتی ہے
،اگرچہ یہاں ہر لفظ میں زور ہے
لیکن ہم لازماً زور کسی ایک جگہ کم لگا دیں گے۔
مجھے نہیں لگتا کہ ہم کبھی کسی لفظ پر حد سے زیادہ زور دیں گے۔

یہ بجا طور پر کہا گیا ہے کہ اِس یادگار صدا کا ہر لفظ زور کے لائق ہے۔
اگر تم یوں پڑھو: ”اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“
مجھے تعجب نہیں کہ میرے شاگردوں نے چھوڑا

"مگر تُو، اے میرے باپ خُدا، تُو کیوں گیا؟ تُو مجھے کیسے چھوڑ سکتا ہے؟
اِس میں ایک عجیب اسرار ہے۔

پھر یوں لو: "اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟
مجھے معلوم ہے کہ تُو نے مجھے مارا کیوں
میں سمجھتا ہوں کہ تُو نے مجھے کیوں تنبیہ کی
لیکن تُو نے مجھے کیوں ترک کیا؟
کیا تُو مجھے اپنی نگاہوں کی چمک سے کوئی محبت کی کرن نہ دے گا؟
"کیا تُو اپنی حضوری کا کوئی احساس نہ دے گا؟

یہی تو وہ تلخ پیالہ تھا
—جس میں سارے کڑوے گھونٹ تھے
ساری مصیبتوں کی کڑواہٹ
اسی ایک فریاد میں تھی۔

پھر خُدا نے اُسے اُس کی شدید ترین حاجت میں چھوڑ دیا۔
"یا اگر تم اسے یوں لو، "اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟
—تو ایک اور معنی ظاہر ہوتا ہے
"مجھے، جو تیرا محبوب ہوں، ابدی محبوب"
—جو معصوم ہوں، بے ضرر، رنجیدہ بیٹا
"تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

—پھر بے شک، یہ عجائبات کا عجب ہے
نہ یہ کہ خُدا اپنے مُقدسوں کو ترک کرے، یا ترک کرتا ہوا دکھائی دے
—یا یہ کہ وہ گنہگاروں کو کلیتاً چھوڑ دے
بلکہ یہ کہ اُس نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ترک کر دیا۔

—پھر، ہم پورے جواز سے اِس آیت کے سوالیہ حرف پر زور دے سکتے ہیں
"کیوں؟"

اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، کیوں؟ آہ، کیوں تُو نے مجھے چھوڑ دیا؟"
تیرا کیا سبب ہے؟ تیری کیا مرضی ہے؟
اے محبت کے خُداوند، تُو کو کیا مجبوری لاحق ہوئی؟
"سورج گرہن میں ہے
مگر کیوں تیرے پیار کے بیٹے پر یہ اندھیرا چھا گیا؟

تُو نے گناہ کے سبب آدمیوں کی جانیں لے لیں
مگر کیوں تُو نے اپنی محبت
جو میری جان ہے
مجھ سے لے لی—جو گناہ سے خالی ہے؟
"کیوں اور کس سبب تُو نے ایسا کیا؟

اب، جیسے کہ میں نے کہا
ہر لفظ اِس قدر زور کا طالب ہے جو میں نہیں دے سکتا
اور کچھ حصہ اِس آیت کا ضرور باقی رہ جائے گا
جو ویسے بیان نہ ہو پائے جیسے ہونا چاہیے۔

پس، ہم اِسے منادی کا مضمون نہ بنائیں گے
بلکہ اُس کے حضور خاموشی سے بیٹھیں گے
اور اُس کے ساتھ ہمکلام ہوں گے۔

تم جان لو کہ ہمارے متن کے یہ الفاظ نہ صرف مسیح کے ہیں، بلکہ داؤد نبی کے بھی ہیں۔
 اُنم جو زیوروں سے واقف ہو، جانتے ہو کہ بائیسویں زبور انہی الفاظ سے شروع ہوتی ہے
 ،پس داؤد نے وہی کہا جو یسوع نے فرمایا
 اور میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں
 کہ خُدا کے بہت سے فرزندوں کو وہی کہنا پڑا
 جو خُداوند یسوع، خاندان کا پہلوٹھا، صلیب پر چلا اُٹھا۔

اب جبکہ خُدا کے فرزند ویسے ہی حالات میں ڈالے جاتے ہیں جیسے مسیح کے تھے
 ،اور مسیح نمونہ ٹھہرایا گیا ہے
 —تو میرا مقصد آج رات صرف یہ ہو گا
 ،ان الفاظ کی تفسیر نہ کرنا
 بلکہ اُن ایمانداروں سے کہنا
 ،جو ویسی ہی آزمائش میں پڑیں
 کہ جو کچھ یسوع نے کیا، وہی کرو۔

،اگر تم اُس کے جیسے حال میں آ جاؤ
 ،تو اپنے دلوں کو خُدا کی طرف اُٹھاؤ
 تاکہ تم بھی ویسا ہی کرو جیسا اُس نے اُس حال میں کیا۔
 ،پس ہم نجات دہندہ کو اب ایک درسگاہ نہیں
 بلکہ ایک نمونہ بنائیں گے جس کی ہم نقل کریں۔

،پہلا نکتہ جس میں، میرا خیال ہے، ہمیں اُس کی تقلید کرنی چاہیے
 یہ ہے

۱۔

۔ رُوحانی ترک کیے جانے کی حالت میں بھی، خُداوند یسوع خُدا کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

اُس گھڑی، جب اُس نے یہ الفاظ کہے، خُدا نے اُسے اُس کے دُشمنوں کے حوالے کر دیا تھا۔
 کوئی فرشتہ ظاہر نہ ہوا کہ رومی یا یہودی کے زور کو توڑے۔
 وہ گویا بالکل چھوڑ دیا گیا۔
 ،لوگ اُس کا تمسخر اُڑا سکتے تھے
 ،اور جو چاہیں اذیت دے سکتے تھے
 اور اُسی وقت اُس پر خُدا کی اُس محبت کا احساس بھی اُٹھا لیا گیا
 جو اُس کی بشری حالت میں اُس کے ساتھ رہی تھی۔

،خُدا کی تسلی بخش حضوری
 ،جو ساری عمر اُسے سنبھالتی رہی
 ،باغ میں اُس سے ہٹنے لگی
 اور صلیب پر موت کے لمحے میں
 ،گویا بالکل جاتی رہی
 ،اور اُسی دوران خُدا کے غضب کی موجیں
 ،جو گناہ کے باعث تھیں
 ،اُس کی رُوح پر ٹوٹنے لگیں
 اور وہ ایک ایسی جان کی حالت میں تھا
 جو خُدا سے چھوڑی گئی ہو۔

—اب بعض اوقات ایماندار بھی اسی حالت سے گزرتے ہیں
 ،نہ اُسی درجہ میں
 مگر کچھ نہ کچھ
 ،کل وہ خوشی سے بھرے تھے

،کیونکہ خُدا کی محبت اُن کے دلوں میں انڈیل دی گئی تھی
،مگر آج وہ احساس جاتا رہا
وہ پڑمردہ ہیں، اُن پر بوجھ ہے۔

اس وقت آزمائش یہی ہو گی
،کہ وہ بیٹھیں اور اپنے دلوں کے اندر جھانکیں
،اور اگر وہ ایسا کریں
،تو ہر لمحہ اور زیادہ بے حال ہوتے جائیں گے
—یہاں تک کہ مایوسی کے قریب پہنچ جائیں گے
،کیونکہ جب اوپر سے کوئی ٹور نہیں
تو اندر سے کوئی تسلی بھی نہیں ملتی۔

ہمارے دلوں کے اندر کے آثار
—آفتابی گھڑی کی مانند ہیں
جب سورج چمکتا ہے
،تو گھڑی وقت بتاتی ہے
مگر جب سورج نہ ہو
تو گھڑی بے کار ہو جاتی ہے۔
اسی طرح ثبوتوں کے نشان
تب مددگار ہوتے ہیں
،جب خُدا کی محبت رُوح میں ہو
لیکن جب وہ جاتا رہے
تو وہ بہت تھوڑا سہارا دیتے ہیں۔

—اب دیکھو، ہمارا خُداوند
،خُدا سے چھوڑا گیا
،مگر اندر کی طرف نہیں دیکھتا
،نہ کہتا ہے
”اے میری جان، تُو کیوں ایسی ہے؟“
”تُو کیوں افسردہ ہے؟ تُو کیوں ماتم کرتی ہے؟“

بلکہ وہ اُس سوکھے ہوئے کنویں کی طرف نظر نہیں کرتا
،جو اُس کے اندر ہے
بلکہ اُن ابدی چشموں کی طرف نظر کرتا ہے
،جو کبھی بند نہیں ہوتے
اور جو ہمیشہ تازگی سے بھرے رہتے ہیں۔

”اوہ پکار اُٹھتا ہے: ”اے میرے خُدا
اُسے معلوم ہے کس سمت دیکھنا ہے۔

،اور میں یہاں ہر مسیحی سے کہتا ہوں
—یہ ابلیس کی آزمائش ہے
،جب تُو مایوس ہو
،اور اپنی نجات کی خوشی محسوس نہ کرے
،تو اپنے اندر کے غلاظت کے ڈھیر میں کھودنے لگتا ہے
،اپنے جذبات کو کريدتا ہے
،یہ سوچتا ہے کہ کیا محسوس کرتا ہے
،کیا کرنا چاہیے
،کیا نہیں کر رہا
اور سب کچھ اُسی میں الجھ جاتا ہے۔

اس کے بجائے، اندر کی طرف سے نظر بٹا
، اوپر دیکھ
، دوبارہ اپنے خدا کی طرف نظر کر
کیونکہ اسی طرف سے نور آئے گا۔

اور تُو دیکھے گا کہ ہمارے خداوند نے اس وقت اپنے کسی دوست کی طرف نگاہ نہ کی۔
اپنے دکھوں کی ابتدا میں اُس نے اپنے شاگردوں سے کچھ تسلی چاہی
لیکن اُس نے انہیں غم کے مارے سوتا پایا؛
پس اس موقع پر اُس نے اُن کی طرف کسی قدر بھی نگاہ نہ کی۔

وہ خدا کے چہرہ کے نور سے محروم ہو چکا تھا
:مگر وہ تاریکی میں نیچے دیکھ کر یہ نہ بولا
یوحنا، اے عزیز اور وفادار یوحنا، کیا تُو یہاں ہے؟
کیا تُو اُس کے لیے کوئی لفظ نہیں رکھتا
جس کا سینہ تیرا تکیہ تھا؟

ماں مریم، کیا تُو یہاں ہے؟
، کیا تُو اپنے مرتے ہوئے بیٹے سے ایک نرم کلمہ بھی نہ کہے گی
تاکہ اُسے معلوم ہو کہ کوئی دل ایسا ہے
"جو اُسے اب بھی فراموش نہیں کرتا؟"

نہیں، اے عزیزو، ہمارے خداوند نے مخلوق کی طرف نظر نہ کی۔
، اگرچہ وہ انسان تھا
، اور ہمیں اُسے اس پکار میں بطور انسان ہی دیکھنا ہے
پھر بھی اُس نے دوست، بھائی، مددگار یا بشری طاقت کی طرف نگاہ نہ کی۔

، بلکہ اگرچہ گویا خدا ناراض تھا
"اتو بھی وہ پکارا: "اے میرے خدا

آہ! یہی وہ واحد پکار ہے
جو ایماندار کے لبوں کو زیب دیتی ہے۔
، اگرچہ خدا تجھے چھوڑتا ہوا معلوم ہو
تو بھی اُسی سے فریاد کرتا جا۔

خفا ہو کر، یا حسد سے بھر کر
، مخلوق کی طرف دیکھنے نہ لگ
بلکہ اپنے خدا کی طرف نظر کر۔

، یقین رکھ
، وہ ضرور، کبھی جلدی کبھی دیر سے
تیرے پاس آئے گا۔
وہ تجھے چھوڑ نہیں سکتا۔
وہ تیری مدد کرے گا۔

، جیسے بچہ، اگر اُس کی ماں اُسے مارے بھی
تو جب وہ تکلیف میں ہو
تو ماں ہی کو پکارتا ہے؛
، وہ اُس کی محبت جانتا ہے
، وہ اپنی شدید ضرورت جانتا ہے
اور یہ بھی جانتا ہے کہ
وہی اُس کی ضرورت کو پورا کر سکتی ہے۔

آہ، اے عزیزو، تم بھی ویسا ہی کرو۔
کیا اس گھر میں کوئی ایسا ہے
جس نے حال ہی میں اپنی تسلیوں کو کھو دیا ہے
اور شیطان نے کہا، "دعا نہ کر"؟

اے عزیز، اُس سے بھی زیادہ دعا کر جتنا تُو پہلے کرتا تھا۔
اگر ابلیس کہے، "کیوں، خُدا ناراض ہے
"پھر اُس سے دعا کرنے کا کیا فائدہ؟
—تو یاد رکھ، وہ یہی بات مسیح سے بھی کہہ سکتا تھا
تُو اُس سے کیوں دعا کرتا ہے"
"جو تجھے چھوڑ چکا ہے؟

لیکن مسیح نے پھر بھی پکارا
"اے میرے خُدا"
"اگرچہ فرمایا، "تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟

شاید ابلیس تجھے یہ بھی کہے
—کہ پھر سے پاک نوشتوں کا مطالعہ نہ کر
،وہ تجھے پچھلے ایام میں تسلی نہ دے سکا
وعدے تیرے دل کو نہ چھو سکے۔

،اے پیارے بھائی
،پھر بھی پڑھ
اور پہلے سے دوگنا زیادہ پڑھ
یوں نہ سوچ
،کہ چونکہ روشنی تیرے پاس نہیں آ رہی
اس لیے بہتر یہی ہو گا
کہ تُو روشنی سے ہٹ جائے۔
،نہیں
،جہاں نور ہے
وہیں قائم رہ۔

،اور شاید وہ تجھ سے کہے
،خُدا کے گھر میں پھر نہ جانا"
—مقدس عشاءے ربّانی میں شریک نہ ہونا
کیا تُو واقعی اُس سے شراکت چاہے گا
"جو اپنا چہرہ تجھ سے چھپاتا ہے؟

،لیکن میں حکمت کی بات کہتا ہوں
:کیونکہ میں مسیح کے نمونہ کے مطابق بولتا ہوں
،پھر بھی خُدا کے حضور آ
،خلوت میں بھی
اور جماعت میں بھی۔

،اور اے پیارے بھائی
،ربّ کی میز پر بھی آ
:یوں کہتے ہوئے
،اگرچہ وہ مجھے قتل کرے"
،تو بھی میں اُس پر توکل کروں گا
کیونکہ میرے پاس اُس کے سوا اور کوئی پناہ نہیں۔
،اور اگرچہ وہ اپنا چہرہ مجھ سے چھپائے

تو بھی میں اُسی کو پکاروں گا
اور میری پکار 'اے میرے دوستو' نہ ہو گی
'بلکہ 'اے میرے خُدا

اور میری نگاہ
اپنی جان
اپنے دوستوں
یا اپنے جذبات کی طرف نہ ہو گی
بلکہ میں اپنے خُدا کی طرف دیکھوں گا
"اور صرف اُسی کی طرف۔"

—یہ پہلا سبق ہے
جسے سیکھنا آسان نہیں
—یاد رکھو
سننے میں آسان
مگر عمل میں کٹھن
"پر" روح ہماری کمزوری میں مدد دیتا ہے۔

—دوسرا سبق یہ ہے
...غور کر

II

اگرچہ ترک کیے جانے کے احساس میں ہو، ہمارا مالک اپنے خُدا کو پکڑنے میں ڈھیل نہ دیتا۔

—غور کرو
—"اے میرے خُدا"
یہ ایک ہاتھ سے اُس کا تھامنا ہے
—"اے میرے خُدا"
یہ دوسرے ہاتھ سے اُس کا پکڑنا ہے۔
دونوں ہاتھ مل کر اُس پکار میں گندھے ہیں
!"اے میرے خُدا"

وہ ایمان رکھتا ہے
کہ خُدا اب بھی اُس کا خُدا ہے۔
وہ اس نسیت کو دو بار دہراتا ہے
!"اے میرے خُدا، اے میرے خُدا"

اب،
جب خُدا ہم پر تبسم فرماتا ہے
اور اُس کی محبت کی شیریں رفاقت ہمارے دلوں میں گونجتی ہے
تو اُس کو اپنا کہنا آسان ہے۔
—مگر ایمان کا اصل امتحان یہ ہے
جب خُدا سخت باتیں کرے
جب اُس کی تقدیر تم پر تَند ہو
اور جب اُس کا رُوح بھی گویا تم سے منہ پھیر لے
تب بھی اُس سے چمٹے رہنا۔

آہ! سب کچھ چھوڑ دے
پر اپنے خُدا کو نہ چھوڑ۔

،اگر کشتی طوفان میں جھولے کھا رہی ہو
 ،اور غرقاب ہونے کو ہو
 ،اور آندھی سختی سے چل رہی ہو
 ،تو سونا پھینک دے
 ،غلّہ بھی سمندر میں ڈال دے
 جیسا کہ پولوس کے ہمسفروں نے کیا۔
 ،ضروریات بھی قربان کر دے
 پر اپنے خُدا کو نہ چھوڑ۔

!اپنے خُدا کو ہرگز مت چھوڑ
 ،اب بھی کہہ
 ،سب شُبہات، احساسات اور وسوسوں کے منہ پر
 —میں اُسے اب بھی تھامے ہوں—
 ،وہ میرا خُدا ہے
 "!!اور میں اُسے ہرگز نہ چھوڑوں گا"

تو جانتے ہو کہ ہمارے خُداوند نے جو الفاظ صلیب پر کہے، اُن میں اصل زبان میں خُدا کو "ایلی، ایلی، یعنی" اے میرے زور آور،
 اے میرے قادر مطلق" کہہ کر پکارا۔ پس جب خُدا اپنی حضوری کی روشنی چھپا لے، تو مسیحی کو یہی کرنا چاہیے—اب بھی
 یقین رکھے کہ اُس کی ساری قوت خُدا ہی میں مضمر ہے، اور یہ بھی مانے کہ خُدا کی قدرت اُسی کے حق میں ہے۔

،اگرچہ وہ قدرت اُسے کچلتی سی دکھائی دے، تو بھی ایمان پُکارے
 یہ وہ قدرت ہے جو مجھے ہلاک نہ کرے گی۔"
 اگر وہ مجھے مارے، تو کیا کروں گا؟
 ،میں اُس کے بازو کو تھام لوں گا
 اور وہ مجھے زور بخشے گا۔
 میں اُس سے ویسا ہی پیش اؤں گا
 —جیسا یعقوب فرشتہ سے ہوا
 ،اگر وہ مجھ سے کشتی کرے
 ،تو میں اُسی سے زور مانگوں گا
 "!!اور اُسی سے برکت لے کر ہی باز اؤں گا"

،اے پیارے، ہمیں نہ تو خُدا کو چھوڑنا ہے
 نہ اُس کی نجات بخش قدرت پر یقین کو چھوڑنا ہے۔
 ،ہمیں اُس کے ہونے کو بھی تھامے رکھنا ہے
 —اور اُس کے ہونے کی قدر کو بھی
 ،کہ وہ ہی کافی ہے
 اور وہ اب بھی ہمارا خُدا ہے۔

اب میں یہ بات خاص طور پر
 :خُدا کے کسی آزمائش میں پڑے ہوئے فرزند سے کہنا چاہتا ہوں
 کیا تُو صرف اس لیے اپنے خُدا کو چھوڑ دے گا
 کہ اُس کی مُسکراہٹ تجھ پر نہیں؟
 —تو میں تجھ سے پوچھتا ہوں
 کیا تُو نے اپنا ایمان اُس کی مُسکراہٹ پر رکھا تھا؟
 ،کیونکہ اگر ایسا تھا
 تو تُو نے ایمان کی بنیاد کو غلط جانا۔

،ایمان کی سچی بنیاد خُدا کی مُسکراہٹ نہیں
 بلکہ اُس کے وعدے ہیں۔
 ،یہ اُس کی وقتی محبت کی دھوپ نہیں

بلکہ اُس کی وہ ازلی، غیر متغیر محبت ہے
جو عہد اور وعدوں میں ظاہر ہوئی۔

خُدا کی مُسکراہٹ چلی جا سکتی ہے
پر اُس کا وعدہ باقی ہے۔
اور اگر تُو وعدہ پر ایمان رکھتا ہے
تو وہ وعدہ تب بھی سچا ہے
جب خُدا کی پیشانی پر شکن ہو
اور تب بھی جب اُس کے چہرے پر نور ہو۔
اگر تُو عہد پر بھروسا رکھتا ہے
تو وہ عہد اندھیرے میں بھی ویسا ہی سچا ہے
جیسا روشنی میں۔

یہ عہد اُس وقت بھی قائم ہے
جب تیری جان کو تسلی کی ایک کرن بھی میسر نہیں
اور اُس وقت بھی
جب تیرا دل پاک خوشی سے معمور ہو۔

—آہ! پس اِس مقام پر آ جا
وعدہ اب بھی ویسا ہی معتبر ہے
مسیح اب بھی وہی ہے
اُس کا خون اب بھی اتنا ہی مؤثر ہے
اور خُدا کی قسم اب بھی ناقابلِ تغیر ہے۔

پس آؤ ہم اپنے احساسات پر نہیں
بلکہ خُدا کی محبت پر تعمیر کریں
اُس کی حضوری کی لذت پر نہیں
بلکہ اُس کی وفاداری اور سچائی پر۔

پس تُو دل شکستہ نہ ہو
بلکہ پھر بھی اُسے پکار
اے میرے خُدا"

مزید برآں، میں تم سے یہ سوال کرتا ہوں—اگر تُو خُدا کو صرف اِس لیے چھوڑ دے کہ اُس کا چہرہ تیرا طرف خفگی سے ہے،
تو تُو پھر کیا کرے گا؟ کیا یہ بہتر نہیں کہ تُو ایک ناراض خُدا پر توکل رکھے، بہ نسبت اِس کے کہ خُدا پر بالکل ہی توکل نہ
رکھے؟ اگر تُو ایمان کی راہ چھوڑ دے، تو پھر کہاں جائے گا؟ جسمانی آدمی نے کبھی ایمان کی راہ نہ جانی، اِس لیے وہ
اندھیرے اور مردہ پن میں بھی کسی نہ کسی طرح چلتا رہتا ہے۔ لیکن تُو تو زندہ کیا گیا ہے، تیرا دل منور ہوا ہے۔ اگر تُو اپنا
ایمان چھوڑ دے، تو تیرا انجام کیا ہوگا؟

اپس خُدا کو تھامے رکھ

،اگر تیرے ایمان کی آنکھ دھندلا جائے"
تو بھی یسوع کو تھامے رکھ، چاہے ڈوبے یا بجے؛
اب بھی اُس کے پاؤں تلے جھک
"اور اسرائیل کا خُدا تیرا زور ہوگا۔

اُسے ترک نہ کر۔

،اور اگر ایمان خُدا کو فقط اِس لیے چھوڑ دے کہ وہ خفا ہے
تو وہ کیسا ایمان ہے؟
کیا تُو ایک خفا خُدا پر ایمان نہیں رکھ سکتا؟

کیا تیرے پاس کوئی دوست ہے
جس نے کل ٹُجھ سے فقط سخت لہجے میں بات کی
"اور تُو کہتا تھا، "میں تو اُس کے لیے جان دے سکتا ہوں
پر کیا تُو فقط ایک سخت لفظ کے باعث اُسے چھوڑ دے گا؟
کیا یہ تیری دوستی کی مثال ہے؟
کیا یہ تیرے خُدا پر اعتماد کی حد ہے؟

لیکن دیکھ، ایوب نے کیسی مردانگی دکھائی
کیا جب خُدا نے اُس کے آرام اُٹھا لیے
تو اُس نے منہ موڑ لیا؟
نہیں، اُس نے کہا
خُداوند نے دیا اور خُداوند نے لے لیا؛"
"خُداوند کا نام مبارک ہو

،اور سب سے بڑھ کر اُس نے یہ کہا
،اگرچہ وہ مجھے قتل کرے"
"تو بھی میں اُس پر توکل رکھوں گا

—ہاں، اگر تیرا ایمان فقط "خوش موسمی" ایمان ہے
اگر تُو صرف اُس وقت خُدا کے ساتھ چل سکتا ہے
جب وہ تیرے پاؤں چاندی میں لپیٹے
—اور تیرے راستے کو ہموار کرے
تو یہ کیسا ایمان ہے؟
اور تُو نے یہ کہاں سے پایا؟

لیکن وہ ایمان جو نبوکد نصر کی آگ کی بھٹی میں بھی
خُدا کے ساتھ چل سکتا ہے
اور جو موت کے سانے کی وادی سے بھی
—اُسی کے ساتھ گزر سکتا ہے
یہی وہ ایمان ہے
جسے پانا اور مانگنا چاہیے
!اور خُدا ہمیں یہ ایمان عطا فرمائے
کیونکہ یہی ایمان تھا
جو مسیح کے دل میں تھا
جب خُدا نے اُسے ترک کیا
،تو بھی اُس نے کہا
"اے میرے خُدا"

ہم نے دو سبق سیکھے۔
—اب جب ہم نے اُن کو سنا—(کیا واقعی سیکھا بھی ہے؟)
،تو آئیے اُن پر عمل کریں
،مصیبت کے وقتوں میں بھی خُدا کی طرف رجوع کریں
اور اپنی گرفت کو نہ چھوڑیں۔

—تیسرا سبق یہ ہے

III

اگرچہ ہمارے خُداوند نے دُکھ کی گہرائی اور تلخی میں یہ فریاد بلند کی، تو بھی اُس کی خاموشی سے سبق حاصل کر۔ :

اُس نے کبھی ایک لفظ بھی شکایت کا نہ کہا، نہ اپنے خُدا پر کوئی الزام لگایا۔
"اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"
دیکھ، ان الفاظ پر غور کر— کیا تُو ان میں کوئی عیب پاتا ہے؟
میں تو نہیں پاتا۔

یہ درد میں ڈھلے ہوئے الفاظ ہیں،
غم میں جگمگاتی ہوئی مانندِ بلور اشک
پر ان میں گناہ کی الودگی نہیں۔

—یہ بالکل ویسا ہی ہے
—(میں کہنے ہی کو تھا)
جیسا کوئی فرشتہ کہہ سکتا، اگر وہ دُکھ سہہ سکتا
—بلکہ حقیقت میں یہ وہی ہے جو خُدا کا بیٹا
—جو فرشتوں سے بھی پاکیزہ تھا
اپنے دُکھ سہنے کے وقت بولا۔

،ایوب کو سُن
اور ہم اُس کی مذمت نہ کریں
،کیونکہ شاید ہم اُس کے اُدھے بھی نیک نہ نکلتے
پر اُس نے کبھی کبھار اپنے دل کی تلخی زبان پر لائی۔
وہ اپنی پیدائش کے دن کو کوستا ہے، اور بہت کچھ کہتا ہے۔
مگر خُداوند یسوع نے ایسا کچھ نہ کیا۔
،نہ کوئی لفظ، نہ کوئی آہ
،کہ "ملعون ہو وہ دن جس میں میں بیت لحم میں پیدا ہوا
"یا وہ ساعت جس میں میں اس سرکش قوم کے درمیان آیا۔
،نہیں، بالکل نہیں
نہ کوئی شکایت، نہ کوئی ملامت۔

،اور یہاں تک کہ نیک ترین انسان بھی
،جب غم میں ہوتے ہیں
تو کم از کم اتنی خواہش تو رکھتے ہیں
کہ کاش حالات کچھ اور ہوتے۔
،داؤد نے جب ابشالوم کو کھویا
تو اُس نے چاہا کہ کاش وہ ابشالوم کی جگہ مر جاتا۔

لیکن مسیح؟
وہ کسی تبدیلی کی تمنا کرتا نظر نہیں آتا۔
وہ یہ نہیں کہتا
،اے خُداوند، یہ تو خطا ہے! کاش میں اُس وقت ہی ہیرودیس کے ہاتھوں مارا جاتا"
،جب اُس نے میری جان کے پیچھے ڈھونی تھی
،یا جب اُنہوں نے مجھے کفرِ نحوم کی پہاڑی سے گرانے کی کوشش کی
"اُسی وقت میری جان جاتی
نہیں، برگز نہیں۔

،غم ضرور ہے
لیکن شکایت نہیں؛
،دُکھ ضرور ہے
پر بغاوت نہیں۔

یہی ہے وہ پاکیزہ خاموشی
،جو گناہ سے عاری ہے
اور جو ہمیں سکھاتی ہے کہ دُکھ میں بھی

ہماری زبان پر شکایت نہ ہو،
بلکہ ہمارا دل خُدا کی حضوری میں سجدہ ریز ہو۔

IV.

جب ہمارے خُداوند پُکار اُٹھتے ہیں، تو وہ ایک محبت کرنے والے بچے کی پوچھ گچھ کی آواز میں پُکار اُٹھتے ہیں۔ :

"اے میرے خُدا، کیوں؟ آہ! کیوں تُو نے مجھے چھوڑ دیا؟"

وہ سوال کرتا ہے، نہ تجسس سے، بلکہ محبت میں۔

"محبت بھری، غمگین شکایات وہ لاتا ہے۔" کیوں، میرے خُدا؟ کیوں؟

یہ ہم سب کے لیے سبق ہے، کیونکہ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ ہم یہ جانیں کہ آخر کیوں خُدا اپنی حضوری ہم سے چھپاتا ہے۔

کوئی مسیحی اس بات پر قانع نہیں ہو سکتا کہ وہ مکمل ایمان کے یقین کے بغیر زندگی گزارے۔

کوئی ایماندار اس بات پر راضی نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک لمحہ بھی اس یقین کے بغیر گزرے کہ مسیح اس کا ہے، اور اگر وہ یہ نہیں جانتا، اور یقین چلا جائے، تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

وہ کبھی بھی اس بات پر راضی نہ ہو کہ وہ خدا کے پاس نہ جائے اور نہ یہ سوال کرے

کیوں میرے پاس یہ یقین نہیں؟ کیوں تیری حضوری نہیں؟ کیوں یہ ہے کہ میں وہ نہیں جیتا جیسے پہلے تیری صورت کی؟
"روشنی میں جیتا تھا؟"

اور پیارے بھائیو، اس سوال کا جواب ہمارے لیے کبھی کبھی یہ ہوگا

میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے، میرے بچے، کیونکہ تم نے مجھے چھوڑا ہے۔ تم آہستہ آہستہ دل میں سرد پڑ گئے ہو، تمہارے سر پر سفید بال آ گئے ہیں، اور تم نہیں جان پائے، اور میں نے تمہیں اس کا علم دلایا ہے تاکہ تم اپنی پیچھے ہٹنے کو دیکھو، اور "افسوس سے اس پر توبہ کرو۔"

کبھی کبھی جواب یہ ہوگا:

میرے بچے، میں نے تمہیں چھوڑا ہے کیونکہ تم نے اپنے دل میں ایک بت کو بٹھایا ہے۔ تم اپنے بچے کو بہت زیادہ محبت کرتے ہو، اپنے سونے کو بہت زیادہ، اپنے کاروبار کو بہت زیادہ، اور میں تمہاری روح میں نہیں آ سکتا جب تک کہ میں تمہارا "خُدا، تمہاری محبت، تمہارا دلہا، اور تمہارا سب کچھ نہ بنوں۔"

—آہ! ہم خوش ہوں گے ان جوابات کو جان کر، کیونکہ جیسے ہی ہم انہیں جانیں گے، ہمارا دل کہے گا

،وہ عزیز بت جو میں نے جانا"

،جو کچھ بھی وہ بت ہو

،مجھے اسے اس کے تخت سے اُتارنے میں مدد دے
"اور صرف تجھ ہی کی عبادت کروں۔"

کبھی کبھی خُدا کا جواب یہ ہوگا، "میرے بچے، میں تم سے تھوڑی دیر کے لیے دور ہوا ہوں تاکہ تمہاری آزمائش کروں، تاکہ دیکھوں کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟" ایک سچا عاشق گراں اور غمگین حالات میں بھی محبت کرتا ہے۔ وہ صرف ظاہر کا پیروکار ہوتا ہے جو ہر دن میٹھے پھل چاہتا ہے، اور صرف اس لیے اپنے خُدا سے محبت کرتا ہے کہ وہ اس سے کیا حاصل کرتا ہے، لیکن جو اصلی ایمان دار ہے وہ اس وقت بھی محبت کرتا ہے جب خُدا اسے مارے، جب وہ اسے ظالم کی مار سے زخمی کرے۔ تو پھر ہم کہیں گے، "اے خُدا، اگر یہی وہ وجہ ہے کہ تُو ہمیں چھوڑ دیتا ہے، تو ہم تیری محبت کریں گے، اور ہم تجھے ثابت کریں گے کہ تیری فضل نے ہماری روحوں کو تیرے لیے بھوک اور پیاس سے بھر دیا ہے۔"

یقین رکھو، پریشانی سے بچنے کا بہترین طریقہ، یا اس کے نیچے عظیم مدد حاصل کرنے کا سب سے بہتر طریقہ، یہ ہے کہ تم خُدا کے قریب جا کر دوڑو۔ کوارلز کی ایک نظم میں اس نے ایک آدمی کی تصویر بنائی ہے جو دوسرے کو ایک بڑے دُنگے سے مار رہا ہے۔ اب جتنا دوسرا آدمی دور ہوتا ہے، اتنی ہی شدت سے وہ اسے مارتا ہے۔ تو وہ آدمی جسے خُدا مار رہا ہے، وہ قریب آ جاتا ہے، اور اسے بالکل بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ "اے میرے خُدا، میرے خُدا، جب تُو سے دور ہوتا ہوں تو تکلیف مجھے چکرا دیتی ہے، لیکن میں تیرے قریب آ جاؤں گا، اور پھر حتیٰ کہ میری تکلیف کو بھی میں جلال کا سبب سمجھوں گا، اور "تکلیفوں میں بھی جلال کروں گا، تاکہ تیری ہوا میرے روح کو سختی سے زخمی نہ کرے۔"

خیر، میں یہ بات اسی رائے کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں جو میں نے پہلے کی تھی۔ خدا سے ایک بچے کی طرح سوال کرنے کی پکار، یہ آیت کا چوتھا سبق ہے۔ "اوہ! اسے اچھے سے سیکھو۔ جب تم بہت تکلیف میں ہو، تو اسے عمل میں لاؤ۔ اگر تم اس وقت ایسی حالت میں ہو، تو ابھی اس پر عمل کرو، اور چپ میں بیٹھ کر کہو، "میرے ساتھ ٹو کیوں لڑ رہا ہے؟ میری تفتیش کر، اور مجھے آزما، اور دیکھ کہ کیا مجھ میں کوئی برائی کی راہ ہے؟ اور مجھے ہمیشہ کی راہ پر رہنمائی دے۔"

—اب پانچواں مشاہدہ وہ ہے جسے ہمیں سینے سے لگا کر رکھنا چاہیے

V

اور ہمارا آقا، اگرچہ خدا سے ترک کیا گیا تھا، پھر بھی اپنے باپ کے کام کو پورا کرتا رہا—وہ کام جو وہ کرنے آیا تھا۔

میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" مگر دھیان سے سنو، وہ صلیب کو نہیں چھوڑتا، وہ کیلوں کو نہیں کھولتا جیسے وہ اپنی مرضی سے کر سکتا تھا، وہ مذاق اڑانے والوں کے بیچ سے نہیں اٹھا، اور انہیں واپس توہین نہیں کرتا، اور انہیں دور نہیں بھگا دیتا، بلکہ وہ خون بہاتا رہا، تکلیف جھیلنا رہا، یہاں تک کہ وہ یہ کہہ سکتا تھا، "کام تمام ہو گیا ہے" اور اس نے اپنی روح نہ چھوڑی جب تک کہ یہ مکمل نہ ہو گیا۔

اب، عزیزو، میں نے یہ محسوس کیا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ تم بھی ایسا ہی محسوس کرتے ہو، کہ جب میں اپنے دل میں خدا کی محبت کا پورا احساس رکھتا ہوں، اور مسیح میرے چہرے پر چمکتا ہے، جب ہر آیت میرے دل میں خوشی لاتے ہیں، اور جب میں دیکھتا ہوں کہ روحیں بدل رہی ہیں، اور جانتا ہوں کہ خدا کلام کے ساتھ جا کر اسے برکت دے رہا ہے، تو خدا کی خدمت کرنا بہت آسان اور خوشی کا کام لگتا ہے۔ یہ بہت آسان ہے، مگر جب تمہیں اس کا بدلہ صرف مار کے طور پر ملے، جب کوئی کامیابی نہ ہو، اور جب تمہارا اپنا دل گہری روحانی تاریکی میں ڈوبا ہو—میں جانتا ہوں یہ آزمائش کیا ہوتی ہے۔ شاید تم اس میں مبتلا ہو۔

کیونکہ تمہارے پاس وہ خوشی نہیں رہی جو تم پہلے رکھتے تھے۔ تم کہتے ہو، "مجھے واعظ کرنا چھوڑ دینا چاہیے، مجھے وہ اتوار کے اسکول کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر مجھے خدا کی روکھے چہرے کی روشنی نہیں ملتی، تو میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟" مجھے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔

عزیزو، تمہیں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہیے۔ فرض کرو کہ کسی قوم میں ایک وفادار رعایا ہو، اور اس نے کچھ ایسا کیا ہو جس سے بادشاہ غمگین ہو، اور ایک دن بادشاہ نے اپنا چہرہ اس سے موڑ لیا، کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ وفادار رعایا اپنے فرض کو چھوڑ دے گا اور اس کی خدمت سے منحرف ہو جائے گا صرف اس لیے کہ بادشاہ نے اپنا چہرہ بدل لیا؟ نہیں، میں سمجھتا ہوں وہ اپنے دل میں کہے گا، "مجھے نہیں پتا کہ بادشاہ کیوں میرے ساتھ سختی سے پیش آ رہا ہے۔ وہ اچھا بادشاہ ہے، اور میں جانتا ہوں کہ وہ اچھا ہے، اگر وہ مجھ میں کوئی اچھائی نہیں دیکھتا، تو میں اس کے لیے پہلے سے زیادہ محنت کروں گا۔ میں اسے ثابت کروں گا کہ میری وفاداری اس کی مسکراہٹوں پر منحصر نہیں ہے۔ میں اس کا وفادار رعایا ہوں اور ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا رہوں گا۔"

تم کیا کہتے اگر تمہیں اپنے بچے کو گناہ کرنے کی وجہ سے سزا دینی پڑے، اور وہ چلا جائے اور کہے، "میں وہ کام نہیں کروں گا جو والد نے مجھے بھیجا ہے، اور میں اب وہ نہیں کروں گا جو والد نے گھر میں کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ والد نے مجھے آج صبح مارا ہے؟" آہ! یہ کتنے نافرمان بچے ہیں! اگر مار کا مناسب اثر اس پر پڑا ہوتا، تو وہ کہتا، "میں اب تجھ سے غلطی نہیں کروں گا، والد، تاکہ تو مجھے دوبارہ نہ مارے۔" اسی طرح ہمیں بھی ہونا چاہیے۔

اس کے علاوہ، کیا ہماری شکرگزاری ہمیں خدا کے لیے کام کرتے رہنے پر مجبور نہیں کرتی؟ کیا اس نے ہمیں دوزخ سے بچا کر نہیں نکالا؟ پھر ہم وہی کہہ سکتے ہیں جو قدیم غیر قوم نے کہا تھا، "مار، جب تک تو معاف کرتا ہے۔" ہاں، اگر خدا معاف کرتا ہے، تو وہ چاہے تو مار سکتا ہے۔

فرض کرو ایک جج کسی مجرم کو معاف کر دے جسے موت کی سزا دی گئی تھی، لیکن وہ اسے یہ کہے، "اگرچہ تمہیں تمہاری سزا کے مطابق موت کی سزا نہیں دی جائے گی، پھر بھی تمہیں کچھ سالوں تک قید میں رکھا جائے گا،" تو وہ کہے گا، "آہ! میرے رب، میں یہ کم سزا قبول کرتا ہوں جب تک میری جان بچ جائے۔" اور آہ! اگر ہمارا خدا ہمیں گڑھے میں گرنے سے بچا لے، اور ہمارے لیے اپنے بیٹے کو مرنے کی قربانی دے، تو ہم اسے اس لیے محبت کریں گے، چاہے ہمیں کچھ اور نہ ملے۔

اگر یہاں سے آسمان تک، ہمیں بزرگ بھائی کی طرح کہنا پڑے، "تو نے مجھے کبھی بچھڑا نہیں دیا تاکہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ خوش ہو سکوں،" تو ہم پھر بھی اسے محبت کریں گے، اور اگر وہ یہاں سے جلال تک ہمیں کچھ بھی نہ دے، بلکہ ہمیں

بستر پر ڈال کر ہمیں تکلیف دے، پھر بھی ہم اُسے حمد کریں گے اور اس کی برکت کریں گے، کیونکہ اس نے ہمیں گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے، اس لیے ہم اُسے اپنی زندگی بھر محبت کرتے رہیں گے۔

آہ! اگر تم خدا کو ویسا سوچو جیسا تمہیں سوچنا چاہیے، تو تم اس کے ساتھ اتار چڑھاؤ میں نہیں رہو گے، بلکہ تم دل و جان اور طاقت کے ساتھ اُس کی خدمت کرو گے، چاہے تم اُس کے چہرے کی روشنی سے لطف اندوز ہو رہے ہو یا نہیں۔ اب اختتام کرتے ہیں۔ ہمارا آقا ایک اور معاملے میں ہمارے لیے ایک نمونہ ہے۔ وہ ہمارے لیے مستقبل کا نمونہ ہے، کیونکہ جیسا کہ اُس نے کہا، "میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

VI.

اُس نے ایک عظیم جواب حاصل کیا۔

اور ویسا ہی ہر آدمی بھی حاصل کرے گا جو اسی روح کے ساتھ، اندھیری گھڑی میں، یہی سوال پوچھے گا۔ ہمارے آقا مرے۔ اُسے سوال کا کوئی جواب نہ ملا، لیکن سوال زمین، آسمان، اور دوزخ میں گونجتا رہا۔ تین دن وہ قبر میں سوئے، اور کچھ عرصہ بعد وہ آسمان میں گئے، اور میری تخیل کے مطابق، اگر یہ کہنا گوارا کیا جائے تو، جب وہ وہاں داخل ہوئے، تو ان کے الفاظ "میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" کا گونج آہستہ آہستہ ختم ہو گیا، اور پھر باپ نے اس سوال کا عملی جواب دیا، کیونکہ وہاں، سونے کی گلیوں میں، سفید پوش دستے کھڑے تھے، اور سب اپنے مخلص کے حمد میں گانے والے تھے، سب خداوند کی اور بڑے کے نام کی تلاوت کر رہے تھے، اور یہی ان کے سوال کا جواب تھا۔

خدا نے مسیح کو چھوڑا تاکہ یہ منتخب ارواح اُس کے ذریعے جیتے، وہ اس کی روح کی محنت کا انعام تھے، وہ اس کے سوال کا جواب تھے، اور تب سے آسمان اور زمین کے درمیان مسلسل تجارت جاری ہے۔ اگر تمہاری آنکھیں کھل جائیں اور تم دیکھ سکو تو تم آسمان میں گرتے ہوئے ستارے نہیں دیکھو گے، بلکہ انگلیڈ سے اُٹھتے ہوئے ستارے، ہر گھنٹے امریکہ سے بہت سے، اور ان تمام ممالک سے جہاں انجیل پر ایمان لایا جاتا ہے، اور ان غیر قوموں سے جہاں سچائی کی منادی کی جاتی ہے اور خدا کا اقرار کیا جاتا ہے، کیونکہ تم دیکھو گے کہ زمین پر کہیں نہ کہیں ایک مرنے والی حالت ہوگی، لیکن آسمانوں میں اوپر، ستاروں میں چمکتے ہوئے، ایک اور روح اُٹھ کر مکمل کرنے کے لیے آسمانوں کے جلیل القدر ستاروں میں شامل ہو رہی ہوگی۔

اور جیسے یہ روشن روحیں، سب کی سب مسیح کی تکالیف سے چھڑائی گئی، آسمان میں داخل ہوتی ہیں، وہ مسیح کے لیے تازہ جوابات لاتی ہیں اس سوال کا، "تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" اور اگر زندگی کے شہزادے کی شان سے اپنا سر جھکا کر وہ انسانوں کے بیٹوں کو دیکھیں جو یہاں اس دنیا میں رک گئے ہیں، تو وہ آج رات ہمیں اس میز کے گرد جمع ہوتے ہوئے دیکھیں گے، میں امید کرتا ہوں کہ ہم میں سے بیشتر، اگر تمام نہیں، وہ ہیں جو اس کے خون سے چھڑائے گئے اور اس کی نجات میں خوش ہیں، اور باپ آج رات اس مسکن کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور اس طرح کے ہزاروں مناظر کی طرف جہاں ایمان لانے والے اپنے خداوند کے ساتھ مشترکہ میز کے گرد جمع ہوتے ہیں، اور وہ نجات دہندہ سے کہتا ہے، "یہ میرا جواب ہے تیرے سوال کا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

اب، عزیزو، ہمیں ہمارے سوال کا جواب کچھ ایسا ہی ملے گا۔ جب ہم آسمان پر پہنچیں گے، شاید تب تک نہیں، خدا ہمیں بتائے گا کہ اُس نے ہمیں کیوں چھوڑا۔ جب میں تین ماہ پہلے اپنے بستر پر تڑپ رہا تھا، جو تھکاوٹ اور درد سے میری رات کی نیند اور دن کی آرام کو چھین رہا تھا، تو میں نے سوال کیا تھا کہ میں وہاں کیوں ہوں، لیکن مجھے اس کے بعد اس کا سبب سمجھ آیا، کیونکہ خدا نے مجھے اس کے بعد اس طرح سے موعظت کرنے کی مدد کی کہ بہت سی روحیں اگٹھی ہوئیں۔

بیشتر آپ یہ پائیں گے کہ خدا آپ کو چھوڑ دیتا ہے تاکہ وہ آپ کے ساتھ ایک بلند تر طریقے سے ہو—روشنی کو چھپاتا ہے، تاکہ بعد میں سات سورج کی روشنی ایک ساتھ آپ کی روح پر چمک پڑے، اور وہاں آپ سیکھیں گے کہ یہ اس کی عظمت کے لیے تھا کہ اس نے آپ کو چھوڑا، اس کی عظمت کے لیے تھا کہ اس نے آپ کی ایمان کو آزمایا۔ صرف آپ یہ دھیان رکھیں کہ آپ اس پر قائم رہیں۔ پھر بھی اس سے پکاریں، پھر بھی اسے خدا کہہ کر پکاریں، اور کبھی شکایت نہ کریں، بلکہ اس سے پوچھیں کیوں، اور پھر بھی ہر مشکل میں اس کا کام جاری رکھیں، تاکہ زمین پر مسیح کی مانند ہو کر آپ آسمان پر بھی مسیح کی مانند ہوں، جواب کے حوالے سے۔

میں بغیر اس کلمے کے کچھ نہ کہے بیٹھ نہیں سکتا۔ خدا کبھی اپنے لوگوں کو ہمیشہ کے لیے ترک نہیں کرے گا۔ لیکن آپ میں سے جو اس کے لوگ نہیں ہیں، اگر آپ نے اس پر ایمان نہیں لایا، تو وہ آپ کو ہمیشہ کے لیے، ہمیشہ کے لیے، اور ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے گا، اور اگر آپ پوچھیں گے، "تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" تو آپ کو اپنے الفاظ کی گونج میں جواب ملے گا، "تو نے مجھے چھوڑ دیا۔" تم کیسے بچ سکو گے اگر تم نے ایسی بڑی نجات کو نظر انداز کیا؟

"خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ، اور تم نجات پاؤ گے۔"

لیکن اگر تمہارے کان اس کی فضل کی زبان کو رد کر دیں، اور دل یہودیوں کی طرح سخت ہو جائیں، جو کہ بے ایمان نسل ہیں؛ خداوند اپنے انتقام کے لباس میں اپنا ہاتھ بلند کرے گا اور قسم کھائے گا، "تم جنہوں نے میرے وعدہ کی راحت کو حقیر جانا، وہ "وہاں کوئی حصہ نہیں پاؤ گے۔"

خدا کرے یہ تمہارے ساتھ کبھی نہ ہو، مسیح کے نام پر۔ آمین۔

تشریح از سی۔ ایچ۔ اسپر جن

لوقا 16-23:1

آیت 1۔ اور ان سب لوگوں کی بڑی جماعت اٹھی، اور اُسے پیلاطس کے پاس لے آئیں۔ ہمارے خداوند کو عنان اور قیافا کے عدلیہ میں پیش کیا گیا تھا، اور اب وہ ساری جماعت اٹھی اور اُسے پیلاطس کے پاس لے آئیں۔ پہلی دو عدلیہ مذہبی اور کلیسیائی تھیں۔ وہاں اُسے شریعت کی خلاف ورزی کے الزامات میں پکڑا گیا تھا۔ اب اُسے پیلاطس کے پاس لے جایا گیا، اور اُس پر قیصر اور رومی حکومت کے بارے میں الزامات لگائے گئے۔ "اور ان سب لوگوں کی بڑی جماعت اٹھی اور اُسے پیلاطس کے پاس لے آئیں۔"

آیت 2۔ اور انہوں نے اُسے الزام لگایا، اور کہا، ہم نے اس شخص کو قوم کو گمراہ کرتے ہوئے پایا، اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ وہ خود مسیح، بادشاہ ہے۔

ایک چالبازانہ الزام۔ صوبے کے حکمران پر یہ فرض تھا کہ وہ قیصر کے خلاف کسی بغاوت کو روکے، اس لیے انہوں نے اس "طرح کہا،" یہ قوم کو گمراہ کرتا ہے، قیصر کو خراج دینے سے منع کرتا ہے۔

آیت 3۔ اور پیلاطس نے اُسے پوچھا، کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟ یہ سوال اُسے بہت عجیب لگ رہا ہوگا، جب وہ یسوع ناصری کی کمزوری اور پڑمردہ حالت میں سامنے کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا۔ "کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟"

آیت 4۔ اور اُس نے اُسے جواب دیا، تُو کہتا ہے۔

"یہ ویسا ہی ہے۔"

آیت 5۔ پھر پیلاطس نے سردار کابنوں اور لوگوں سے کہا، میں اس آدمی میں کوئی قصور نہیں پاتا۔ اس نے اُسے الگ کر کے گفتگو کی، اور یہ سمجھا کہ اُس کی بادشاہت ایسی نہیں تھی جو قیصر کے ساتھ مداخلت کرے۔ جیسے ہی اُس نے اُسے دیکھا، اُسے یہ سمجھ آیا کہ یہ ایک ایسی بات نہیں تھی جو واقعی رومی سلطنت کو متاثر کرتی۔ رومی سلطنت "کو اس سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ پیلاطس نے سردار کابنوں اور لوگوں سے کہا، "میں اس آدمی میں کوئی قصور نہیں پاتا۔ آیت 6-7۔ اور وہ اور زیادہ غصے میں آئے، اور کہا، وہ لوگوں کو اٹھاتا ہے، اور ساری یہودیت میں تعلیم دیتا ہے، گلیل سے لے کر یہاں تک۔

پیلاطس نے اس پر غور کیا۔

آیت 8۔ جب پیلاطس نے گلیل کے بارے میں سنا، تو اُس نے پوچھا کہ کیا یہ شخص گلیلی ہے؟ اور جیسے ہی اُس نے جانا کہ وہ بیروڈ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، کیونکہ بیروڈ گلیل کا حکمران تھا۔

7۔ اور اُس نے اُسے بیروڈ کے پاس بھیجا، جو اُس وقت یروشلم میں تھا۔

اس کے ذریعے اُس نے دو مقصد پورے کیے۔ پہلا یہ کہ وہ خود اس مشکل سے باہر نکل جائے گا، اور دوسرا یہ کہ بیروڈ کی عزت افزائی کرے گا، کیونکہ چونکہ وہ شخص گلیلی کا تھا، وہ بیروڈ کے دائرہ اختیار میں تھا۔ انسان کس طرح ذمہ داری سے بچنے کے لیے تدبیریں اختیار کرتے ہیں! یہ متزلزل پیلاطس جانتا تھا کہ کیا صحیح ہے، مگر اس نے کیا نہیں۔ وہ اس بات سے بچنا چاہتا تھا کہ اس معاملے میں کوئی فیصلہ کرے۔

اور جب بیروڈ نے یسوع کو دیکھا، تو وہ بہت خوش ہوا، کیونکہ وہ بہت دنوں سے اُسے دیکھنے کا خواہش مند 8-9 تھا، کیونکہ اُس نے اس کے بارے میں بہت سنی باتیں سنی تھیں؛ اور اُسے امید تھی کہ وہ اُس سے کوئی معجزہ دکھائے گا۔ پھر اُس نے اُسے کئی باتوں میں سوال کیا، مگر اُس نے اُسے کچھ نہ جواب دیا۔

اب مسیح برہنہ لمب تھا۔ وہ بھیڑ جو اپنے کاٹنے والوں کے سامنے خاموش رہتی ہے۔ اُس نے پیلاطس کو تھوڑا جواب دیا تھا۔ پیلاطس میں کچھ اچھائی تھی، جتنا کہ وہ متزلزل تھا، مگر بیروڈ میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس پر اچھا بیچ اُگ سکتا، اس لیے اُس نے اُسے کچھ نہ جواب دیا۔

اور سردار کابن اور فقہاء کھڑے ہو کر اُس پر شدت سے الزام لگاتے رہے۔ اور بیروڈ نے اپنے سپاہیوں کے 10-11 ساتھ اُسے حقیر جانا، اور اس کا مذاق اڑایا، اور اُسے ایک شاندار پوشاک میں لباس پہنایا، اور اُسے پھر پیلاطس کے پاس بھیج دیا۔

یہ پوشاک ممکنہ طور پر سفید، چمکدار، شاندار تھی۔ اس کا مقصد اُس کا مذاق اڑانا تھا۔ اس نے پیلاطس اور اس کے سپاہیوں کے لیے یہ مثال قائم کی کہ وہ اُسے سرخ پوشاک میں ملبوس کریں اور پھر اُسے دوبارہ مذاق کا نشانہ بنائیں۔

برے نمونوں کی ایک متعدی خصوصیت ہوتی ہے۔

8. اور اُسی دن پِلاطُس اور ہیروڈ آپس میں دوست بن گئے، کیونکہ اس سے پہلے وہ آپس میں دشمن تھے۔ دیکھو، گناہگار کیسے اتفاق کرتے ہیں جب مسیح کو ذبح کرنا ہو۔ وہ اس وقت ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں جب اُسے مرنا ہے۔

اور پِلاطُس نے جب سردار کابنوں، حکام اور لوگوں کو جمع کیا، تو اُن سے کہا، تم نے اس شخص کو 13-16 میرے پاس لایا ہے، جیسا کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے: اور دیکھو، میں نے اُسے تمہارے سامنے جانچ لیا ہے اور میں نے اس میں کوئی قصور نہیں پایا جس پر تم اُسے الزام لگا رہے ہو؛ نہیں، نہ ہی ہیروڈ نے؛ کیونکہ میں نے اُسے اُس کے پاس بھیجا تھا؛ اور دیکھو، اُس پر موت کے لائق کوئی چیز نہیں کی گئی۔ پس میں اُسے سزا دوں گا اور اُسے آزاد کر دوں گا۔

مگر یہ کیسی دوغلاہ بات ہے! اگر وہ بے گناہ ہے تو اُسے آزاد کر دو، مگر اُسے کوڑوں سے نہ مارو۔ اگر وہ مجرم ہے تو اُسے صلیب پر چڑھاؤ، مگر اُسے آزاد کرنے کی بات نہ کرو۔ جب انسان دل سے غلط ہوں، جب وہ کسی فیصلے پر پہنچتے ہیں، تو وہ خود سے متضاد ہوتا ہے۔ گناہ سے زیادہ غیر متوازن کچھ نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسی صورت ہے جس کا سر سونے کا ہو سکتا ہے، مگر پاؤں ہمیشہ مٹی کے ہوتے ہیں۔ تم گناہ کو آپس میں نہیں ملا سکتے، اور جس کا فیصلہ نہ ہو اور جو دو ذہنوں میں مبتلا ہو، اس کا فیصلہ ہمیشہ بہت خراب ہوتا ہے۔ "میں اُسے سزا دوں گا اور اُسے آزاد کر دوں گا۔"